Digitized By Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
(ایڈیٹر): نسیم سیفی
فون: ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۴/۳۹ | ہفتہ ۱۱ رجب ۱۴۰۹ھ ۱۸ تبلیغ ۱۳۶۸ہش ۱۸ فروری ۱۹۸۹ء | نمبر ۴۲

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانئ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"دعا کا ایک ایسا باریک مضمون ہے کہ اس کا ادا کرنا بھی بہت مشکل ہے۔ جب تک خود انسان دعا اور اس کی کیفیتوں کا تجربہ کار نہ ہو وہ اس کو بیان نہیں کر سکتا۔ غرض جب انسان خدا تعالیٰ سے متواتر دعائیں مانگتا ہے تو وہ اور ہی انسان ہو جاتا ہے۔ اسکی روحانی کدورتیں دور ہو کر اُس کو ایک قسم کی راحت اور سرور ملتا ہے اور ہر قسم کے تعصب اور ریا کاری سے الگ ہو کر وہ تمام مشکلات کو جو اس کی راہ میں پیدا ہوں برداشت کر لیتا ہے۔ خدا کے لیے ان سختیوں کو جو دوسرے برداشت نہیں کرتے اور نہیں کر سکتے صرف اس لیے کہ خدا تعالیٰ راضی ہو جاوے برداشت کرتا ہے۔ تب خدا تعالیٰ جو رحمٰن رحیم خدا ہے اور سراسر رحمت ہے اس پر نظر کرتا ہے اور اس کی ساری کلفتوں اور کدورتوں کو سرور سے بدل دیتا ہے۔"

"زبان سے دعویٰ کرتا کہ میں نجات پا گیا ہوں یا خدا تعالیٰ سے قوی رشتہ پیدا ہو گیا ہے آسان ہے لیکن خدا تعالیٰ دیکھتا ہے کہ وہ کہاں تک ان تمام باتوں سے الگ ہو گیا ہے جن سے الگ ہونا ضروری ہے۔ یہ سچی بات ہے کہ جو ڈھونڈتا ہے وہ پا لیتا ہے سچے دل سے قدم رکھنے والے کامیاب ہو جاتے ہیں اور منزلِ مقصود تک پہنچ جاتے ہیں۔ جب انسان کچھ دین کا اور کچھ دنیا کا ہوتا ہے۔ آخر کار دین سے الگ ہو کر دنیا ہی کا ہو جاتا ہے۔ اگر انسان ربّانی نظر سے مذہب کو تلاش کرے تو تفرقہ کا فیصلہ بہت جلد ہو جائے۔ مگر نہیں۔ یہاں مقصود اور غرض یہ ہوتی ہے کہ میری بات رہ جاوے۔ دو آدمی اگر بات کرتے ہیں تو ہر ایک اُن میں سے یہی چاہتا ہے کہ دوسرے کو گرا دے۔ اس وقت تو چیونٹی کی طرح تعصّب، ہٹ دھرمی اور ضد کی بلائیں لگی ہوئی ہیں۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۲۷۴-۲۷۵)

"میں خدا تعالیٰ پر ایسا ایمان پیدا کرانا چاہتا ہوں کہ جو خدا تعالیٰ پر ایمان لاوے وہ گناہ کے زہر سے بچ جاوے اور اسکی فطرت اور سرشت میں ایک تبدیلی ہو جاوے۔ اس پر موت وارد ہو کر ایک نئی زندگی اُس کو ملے۔ گناہ سے لذّت پانے کی بجائے اُس کے دل میں نفرت پیدا ہو۔ جس کی یہ صورت ہو جاوے وہ کہہ سکتا ہے کہ میں نے خدا کو پہچان لیا۔ خدا خوب جانتا ہے کہ اس زمانہ میں یہی حالت ہو رہی ہے کہ خدا کی معرفت نہیں رہی۔ کوئی مذہب ایسا نہیں رہا جو اس منزل پر انسان کو پہنچاوے اور یہ فطرت اسمیں پیدا کرے۔ ہم کسی خاص مذہب پر کوئی افسوس نہیں کر سکتے۔ یہ بلا عام ہو رہی ہے اور یہ وبا خطرناک طور پر پھیلی ہے۔ میں سچ کہتا ہوں۔ خدا پر ایمان لانے سے انسان فرشتہ بن جاتا ہے بلکہ ملائکہ کا مسجود ہوتا ہے۔ نورانی ہو جاتا ہے۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۲۷۶-۲۷۷)

اخبارِ احمدیہ

محترم محمد اشرف ناصر صاحب مربی سلسلہ کراچی کے صاحبزادے عزیزم مکرم اکبر طاہر کئی روز سے شدید بیمار ہیں حالت اب زیادہ ناساز ہو گئی ہے اسے اندرونی طور پر خون جاری ہے۔ آکسیجن لگی ہے۔ خون دیا جا رہا ہے احباب جماعت سے درخواست ہے کہ عزیز موصوف کو خصوصی دعاؤں میں یاد رکھیں اللہ تعالیٰ معجزانہ طور پر شفاء عطا کرے۔ —— ناظر اصلاح و ارشاد)

عزیز عزیز الدین احمد پسر خلیفہ صباح الدین صاحب جو برادرم مکرم عبد القادر صاحب کا نواسہ ہے کراچی میں دماغی عارضہ کی وجہ سے بیمار ہے اور ہسپتال میں داخل ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ عزیز کی صحتیابی کے لئے دعا کریں۔

محمد احمد جلیل ناظم دار العضاء

میری والدہ محترمہ کا اپریشن ۱۹ فروری بروز اتوار ہو گا۔ احباب سے درخواست ہے کہ جلد از جلد کامل شفایابی کے لئے دعا کریں۔

صداقت احمد تنویر
کارکن الفضل ربوہ

ایک احمدی کا نمایاں اعزاز

مکرم ڈاکٹر میر مشتاق احمد صاحب انجینیئر گلبرگ لاہور کو گذشتہ دنوں بہترین مقالہ تحریر کرنے پر پاکستان انجینیئرنگ کانگرس کی طرف سے گولڈ میڈل دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز ہم سب کے لئے بابرکت کرے اور ان کو صحت کے ساتھ لمبی زندگی دے اور ملک و قوم کی بڑھ چڑھ کر خدمت کی توفیق دے۔

سیّدہ بشریٰ لاہور

جماعتیں متوجہ ہوں

صد سالہ جشن تشکر کے مبارک موقع پر ادارہ الفضل ایک خصوصی نمبر شائع کرنے کا اہتمام کر رہا ہے۔ اس میں اہم اور قیمتی مضامین اور بعض خصوصی تصاویر شامل اشاعت ہونگی۔ اس پرچے کی قیمت ۲۰ روپے ہو گی۔ جماعتوں سے درخواست ہے کہ ان کو جس قدر تعداد میں یہ خاص نمبر درکار ہو وہ الفضل کو فوری طور پر اس تعداد سے مطلع کر دیں۔ بعد میں ان کی ضرورت پوری کرنا ممکن نہ ہو گا۔

(مینیجر الفضل)

ہماری اعلیٰ لذّات
ہمارے خدا میں ہیں

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر مسعود احمد، پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی ربوہ۔ قیمت: ایک روپیہ ۵۰ پیسے

۱۸ تبلیغ ۱۳۶۸ہش ۱۸ فروری ۱۹۸۹ء

Digitized By Khilafat Library Rabwah

روحانی تعلق

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ سے ہمارا روحانی تعلق ہے۔ اور روحانی تعلق کے سلسلہ میں حضرت اقدس فرماتے ہیں کہ اگر یہ تعلق کامل ہو جائے تو سب قسم کے تعلقات سے بڑھ جاتا ہے۔ لیکن کامل اسی صورت میں ہوتا ہے کہ انسان ایک عرصہ تک اپنے روحانی پیشوا کی صحبت میں رہے۔ صحبت میں رہنے سے نہ اپنے مال و املاک کی پرواہ رہتی ہے اور نہ عزیز و اقارب کی یہاں تک کہ انسان اپنی جان بھی قربان کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ اور یہی وہ باتیں ہیں جن سے تعلق بڑھتا ہے اور کامل ہو جاتا ہے۔ حضرت اقدس کی زندگی میں تو حضور کی صحبت میں رہنے کے مواقع مل سکتے تھے۔ حضور کے وصال کے بعد حضور کے درجہ بدرجہ حسن و احسان میں نظیر کی صحبت یہ کام کرتی ہے۔

اور چونکہ صحبت میں رہنے سے اصل مقصد یہ ہے کہ حضور کے کلمات سُنے جائیں اور ارشادات پر عمل کیا جائے اس لئے کہا جا سکتا ہے کہ حضور کے وصال کے بعد حضور کے ارشادات کا مطالعہ اور ان پر صدقِ دل سے عمل ہی کا نام صحبت میں رہنا ہے گزشتہ ایام میں حضرت امام جماعت احمدیہ نے بیرونی ممالک کے احمدیوں کی توجہ اس طرف مبذول کروائی ہے کہ حضرت اقدس کے جو ارشادات الفضل میں شائع کئے جاتے ہیں وہ اپنے بچوں کو بھی پڑھائے جائیں بلکہ اپنی اپنی زبان میں ترجمہ کر کے انہیں دیئے جائیں۔

ہمیں خوب یاد ہے کہ جب ماہنامہ تحریک جدید میں حضرت اقدس کے ملفوظات انگریزی میں ترجمہ کر کے شائع کئے جا رہے تھے تو افریقہ کے ایک احمدی ڈاکٹر نے جنہوں نے روس اور فرانس سے طب کی تعلیم حاصل کی ہوئی ہے مدیر تحریک جدید کو لکھا کہ یہ ملفوظات پڑھ کر یوں محسوس ہوتا ہے گویا حضرت اقدس کی مجلس میں بیٹھے حضور کی باتیں سُن رہے ہیں جو کانوں میں رس گھول رہی ہیں اور قلب و روح کو شگفتگی عطا کر رہی ہیں۔ اور یہ بات سو فیصد درست ہے

حضور سے روحانی تعلق کو بڑھانا اور اتنا بڑھانا کہ وہ اپنی جگہ پر کامل ہو جائے اشد ضروری ہے۔ ہمارے مال و اسباب حقیر ہو کر رہ جائیں اور ہماری جسمانی رشتہ داریاں ہیچ ہو جائیں۔ یہ کام کرنے کا ہے اور یہ کام کیا جانا چاہیئے۔ حضرت امام جماعت سے ملاقات اور حضور کی صحبت میں قیام۔ اور حضرت اقدس بانی سلسلہ کے ارشادات کا مطالعہ اور ان پر خلوص دل سے عمل۔ یہی وہ بات ہے جو روحانی طور پر خدا تعالیٰ کی لقا پر منتج ہوتی ہے۔ دیکھئے بات کہاں سے کہاں جا پہنچتی ہے پس ذرا سے غور کی ضرورت ہے اور ذرا سی کوشش کی۔ صحیح خطوط پر کوشش۔

جن کو جینا ہے وہ مر مر کے بھی جی لیتے ہیں
اپنے اشکوں کو گراتے نہیں پی لیتے ہیں
خارزاروں کو سمجھتے ہیں سفر کی راحت
اور دامن کبھی پھٹ جائے تو سی لیتے ہیں

——— ابوالاقبال

وقت کم اور منزل ابھی دُور ہے تیز تر کیجئے گا قدم دوستو
اس مقدس مسافت سے رہ جائے گا اپنی بیچارگی کا بھرم دوستو

پھول کھِلتے رہیں گے چمن میں یونہی پھل سے اسکی ہر اک شاخ لد جائے گی
کوئی موسم ہو اس پہ برستا رہا ہے ازل ہی سے ابرِ کرم دوستو

کون چھینے گا ہم سے ہماری ہنسی ہم کہ ہیں اپنی حالت پہ بھی خندہ زن
رات کو اپنے آقا کے دربار میں مسکراتی رہی چشمِ نم دوستو

ہم پہ حبس راہ میں اس نے چادر تنی ہاتھ کو اپنے ہاتھوں میں لے کر چلا
کٹ کے گرتا رہا ہے اسی راہ میں ہر ستمگر کا دستِ ستم دوستو

لو ابھی تو سحر کی فقط اک کرن آسمان و زمیں پر ہوئی ضَو فگن
آگے آگے ذرا دیکھنا کس طرح اس میں ہوتی ہے ہر چیز ضم دوستو

ہم بھی اپنے چراغوں سے روشن کریں گے ہر اک گام پر اک چراغ وفا
ہم بھی اپنے لہو سے یقیناً کریں گے کئی داستانیں رقم دوستو

ہم کو جو کچھ ملا اُس کے در سے ملا اس نے جو کچھ دیا خود بلا کے دیا
اپنی خواہش کے اس مختصر سے جہاں میں نہیں ہے کوئی بیش و کم دوستو

ہے میسّر اگر ان کو صدق و صفا وہ بھی اپنے خدا سے کریں التجا
ہم نے اپنی حقیقت پسندی پہ کھالی ہے اب اپنے سر کی قسم دوستو

آگ تم نے جلائی تو ہے راہ میں اب ذرا آگ کو غور سے دیکھنا
کس کی خاطر یہ گلزار بن جائے گی اور کر دے گی کس کو بھسم دوستو

ان کی آنکھوں سے ٹپکے غضب کا لہو ان کے ہاتھوں میں سیف و سناں ہی رہے
میرے الفاظ میں ہے محبت کی بُو مجھکو کافی ہے میرا قلم دوستو

مَیں کسی کی طرف دیکھ کر کیا کروں مَیں نسیم آپ ہی اپنا معیار ہوں
مَیں ہوں وہ مرد میدان جس کی وفا کر سکیں گے نہ وہ منقسم دوستو

نسیم سیفی

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مکتوب برطانیہ

ایک لچر کتاب

پچھلے سال کے آخر میں ایک نام نہاد مسلمان مصنف نے ایک ناول لکھا ہے۔ جسے برطانیہ کے مشہور پبلشرز نے شائع کیا ہے۔ اس ناول کا نام SATANIC VERSES ہے یعنی "شیطانی آیات" ناول نگار کا نام سلمان رشدی ہے۔ جو بھارت میں پیدا ہوا تھا۔ لیکن ایک زمانہ سے برطانیہ میں مقیم ہے۔ اس سے قبل اس نے FREEDOM AT MIDNIGHT کے نام سے ایک کتاب تحریر کی تھی جس پر اسے انعام بھی ملا تھا۔

اس ناول میں اس گستاخ مصنف نے جن کرداروں کو پیش کیا ہے۔ ان کو ان کے اصل ناموں سے ہی پیش کیا ہے۔ مثلاً حضرت ابراہیم علیہ السلام۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام۔ حضرت سلمان فارسیؓ۔ حضرت بلالؓ وغیرہ۔ اور ان سب کو غلیظ اور انتہائی گندی گالیاں دی ہیں۔ جو افسوس اتنی دلآزار ہیں کہ نقل کفر کفر نباشد کے ہوتے ہوئے بھی میرے لئے یہاں درج کرنا ناممکن ہے۔ ناول کا نام بھی اس مفروضہ پر بنیاد رکھ کر تجویز کیا ہے کہ نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بعض شیطانی آیات القاء ہوئی تھیں۔ جن میں لات و عزّیٰ بتوں کی مدح سرائی کی گئی تھی۔ ناول میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک نام کو بھی بگاڑ کر پیش کیا گیا ہے۔ حضرت ام المومنین عائشہؓ پر بھی گند اچھالنے سے یہ مکروہ شخص باز نہیں رہ سکا غرض یہ کہ جہاں بھی اسے موقع ملا ہے۔ اس نے نیش زنی اور دلآزاری کی ہے۔

ناول کے منظر عام پر آنے کے بعد جب اس کی اطلاع حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو ہوئی تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ فوری طور پر جماعتی رسائل میں اس کتاب کی مذمت کی جائے۔ چنانچہ ریویو آف ریلیجنز نے نومبر ۱۹۸۸ء کے شمارے میں اس کتاب کی مذمت پر موثر نوٹ شائع کیا نیز مکرم عطاالمجیب راشد صاحب نے لندن ریڈیو پر اس کتاب کی مذمت کی۔

برطانیہ میں چونکہ آزادئ رائے پر بہت زور دیا جاتا ہے اس لئے یہاں کے اسلام دشمن طبقہ نے مسلمانوں اور جماعت احمدیہ کی طرف سے اسکے خلاف آواز بلند کرنے پر اخبارات میں یہ شور مچانا شروع کیا کہ ہر شخص کو اس ملک میں آزادئ تحریر و تقریر حاصل ہے اس لئے اگر مسلمانوں کو اس کتاب پر اعتراض ہے تو وہ اسے نہ پڑھیں۔ لیکن انہیں اس بات کا کوئی حق نہیں کہ وہ دوسروں کو بھی اس کے پڑھنے سے منع کریں۔ لوکل اخبارات میں پچھلے ایک دو ماہ سے روزانہ کتاب کے حق میں اور خلاف خطوط شائع ہونے کا سلسلہ جاری ہے۔

پچھلے دنوں لندن احمدیہ مشن ہاؤس میں ایک تقریب کے دوران ایک غیر مسلم سکالر نے حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں یہ سوال پیش کیا۔ اور حضور کی اس بارہ میں رائے طلب کی حضور نے فرمایا کہ یہ تو سبھی جانتے ہیں کہ مصنف نے انتہائی غلیظ زبان ان لوگوں کے لئے استعمال کی ہے جو کروڑوں بلکہ اربوں یہودیوں عیسائیوں اور مسلمانوں کے مسلّمہ لیڈر ہیں اور جن کی عزت کی خاطر وہ جان کی بازی تک لگانے کو تیار ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ برطانیہ میں نام نہاد آزادئ تحریر و تقریر کے علمبردار اس بات کو تو برداشت کرنے کو تیار ہیں کہ جن بزرگوں سے کروڑوں لوگوں کو عشق و محبت ہے۔ انہیں تو اگر گالیاں دی جائیں تو یہ آزادئ رائے کے زمرہ میں آتا ہے۔ لیکن اگر پارلیمنٹ میں کسی ایسے رکن ممبر کے خلاف کوئی گندے۔ لچر غلیظ ریمارک پاس ہو، جس کی وقعت صرف اتنی ہے کہ انگلستان کے ایک چھوٹے سے حلقہ نے اسے اپنا نمائندہ منتخب کرکے پارلیمنٹ میں بھجوایا ہے۔ تو سپیکر ایسے سخت ریمارک کو کارروائی سے حذف کرنے کا حکم دیتا ہے۔ اور پارلیمنٹ میں اس بات کی سختی سے نگرانی کی جاتی ہے۔ کہ کسی رکن پر ذاتی حیثیت میں کوئی گند نہ اچھالا جائے۔ حضور نے فرمایا۔ کہ کیا عقل سلیم اس بات کو تسلیم کر سکتی ہے کہ ایک عام رکن پارلیمنٹ کی عزت تو محفوظ ہو اور ان شخصیات کی عزت پر گند اچھالنے کی کھلی آزادی ہو جن سے دنیا کے کروڑوں افراد محبت کرتے ہیں۔ ان پر ایمان لاتے ہیں۔ اور ان کی خاطر ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار رہتے ہیں۔

برطانیہ میں اس بات کی اب شدت سے ضرورت محسوس ہو رہی ہے کہ ایسا قانون بنایا جائے۔ جس میں مذہبی رہنماؤں اور بانیان مذاہب کو تحفظ دیا جائے۔ اور ان کی عزت پر حملہ آور ہونے والے نام نہاد مصنفین یا مقررین کو قرار واقعی سزا دی جا سکے۔

۱۸۹۸ء میں ایک عیسائی احمد شاہ نے ایک نہایت گندی اور دلآزار کتاب "امہات المومنین" کے نام سے لکھی۔ جس میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور ازواج مطہرات کے خلاف بہت گستاخی کی گئی انجمن حمایت اسلام لاہور نے مسلمانوں کی آواز کو ایک میموریل کی صورت میں حکومت کو پہنچایا اور کتاب کی ضبطی کا مطالبہ کیا۔ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کو جب اس میموریل کا علم ہوا۔ تو

- - - - - - - - - -

- - - حضور نے فرمایا کہ کتاب کا جواب تیار کرکے شائع کیا جائے۔ نیز آپ نے فرمایا کہ گورنمنٹ کو چاہیئے کہ ایسا قانون بنائے جس سے مذہبی مناظرات اور تحریرات میں دلآزار لچر اور ناپاک کلمات کے استعمال کو حکماً روک دیا جائے۔ اس وقت تو حکومت نے حضور کی اس تجویز کی طرف کوئی توجہ نہ کی۔ لیکن بعد میں دفعہ ۱۵۳۔ب کے ماتحت بانیان مذاہب کی توہین کو قانوناً جرم قرار دے دیا گیا۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ برطانیہ اور دیگر یورپین ممالک میں بھی اسی قسم کے قانون کے نفاذ کیلئے جدوجہد کی جائے۔ اور حکومت اس بات کی نگرانی کرے کہ پیشوایان مذاہب کی توہین کے نتیجہ میں امن و امان کا مسئلہ بھی پیدا نہ ہو۔ اور مملکت میں رہنے والے تمام باشندے صلح و آشتی کی فضا میں زندگی بسر کرسکیں۔

آزادئ رائے کے علمبردار یہاں یہ دلیل پیش کرتے ہیں کہ ایسی کتب کی اشاعت پر ہرگز کوئی پابندی نہیں ہونی چاہیئے جو ایسی کتاب نہ پڑھنا چاہے وہ بے شک نہ پڑھے۔ یہ دلیل ایسی بیہودہ اور کمزور ہے کہ حیرت ہوتی ہے کہ اچھے خاصے پڑھے لکھے لوگ اسے کیسے پیش کر رہے ہیں۔ برطانیہ میں ایسے لٹریچر کی درآمد تقسیم اور پڑھنے پر سختی سے پابندی ہے۔ جسے PORNOGRAPHIC (یعنی شہوت انگیز) کہا جاتا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ آزادئ رائے کے یہ علمبردار اس قانون کے خلاف کیوں آواز نہیں اٹھاتے کہ جو اس لٹریچر کو نہ پڑھنا چاہے وہ بے شک نہ پڑھے۔ دوسروں کو تو پڑھنے دے اگر ایسے لٹریچر کو بند کرنے کا مقصد یہ ہے کہ اس شہوت انگیزی کو روکنا مقصود ہے اور قوم کے اخلاق کو بچانا مدنظر ہے۔ تو سلمان رشدی نے جو بزرگوں کے خلاف انتہائی بدبودار اور گندی زبان استعمال کی ہے۔ جس سے قارئین کے ذہنوں میں ہیجان پیدا ہوتا ہے اور عقیدت مندوں کی دلآزاری ہوتی ہے اور امن و امان کا مسئلہ بھی کھڑا ہوتا ہے۔ اس کی اشاعت پر کیوں پابندی نہ لگائی جائے۔

سلمان رشدی خود دہریہ ہے لیکن چونکہ مسلمان والدین کے ہاں پیدا ہوا ہے اور مسلمانوں کا سا نام ہے۔ اس کی طرف سے ایسی کتاب کے شائع ہونے سے لامحالہ مسلمان نوخیز نسل یہ سمجھے گی کہ اسلام کے یہ بزرگ اس کردار کے حامل تھے جن کو سلمان رشدی نے اس کتاب میں پیش کیا ہے دراصل یہ اسلام کے خلاف ایک سازش ہے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ میرزا طاہر احمد صاحب کا اس کتاب کی مذمت میں ایک بیان لندن سے شائع ہونے والے اخبار "جنگ" کی اشاعت مورخہ ۲۹ جنوری میں شائع ہو چکا ہے۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ جملہ مذاہب کے پیروکار متحد ہو کر یہ تحریک چلائیں کہ دنیا بھر میں ایسا قانون بنایا جائے۔ کہ بانیان اور پیشوایان مذاہب کی توہین کو قانوناً جرم قرار دیا جائے اور ایسے لوگوں کو سخت سزائیں دی جائیں جو ایسے پاک اور مقدس لوگوں پر گند اچھالیں جنہیں کروڑوں لوگ اپنے مقدس پیشوا مانتے ہوں۔

۱۹۲۷ء میں ایک شاتم رسول راجپال نے "رنگیلا رسول" کے نام سے ایک نہایت دلآزار اور گندی کتاب لکھ کر شائع کی۔ ہندوستان بھر کے مسلمانوں نے اس کتاب کے خلاف زبردست احتجاج کیا۔ حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے امام جماعت احمدیہ سیدنا میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے حکم سے اس کتاب کے خلاف دائر مقدمہ کی پیروی کی۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب امام جماعت احمدیہ نے اس کتاب کے خلاف آواز اٹھاتے ہوئے یہ تجویز پیش فرمائی۔ کہ دشمنان اسلام کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نیش زنی کو بند کرنے اور ان کے زہر کو جو وہ گندی تحریروں کی صورت میں پیش کرتے ہیں اس طرح زائل کیا جائے۔ کہ ہر سال ہزاروں شہروں اور قصبات اور دیہات میں سیرۃ النبیؐ کے موضوع پر جلسے منعقد کئے جایا کریں۔ تا عوام پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک سیرۃ سے براہ راست آگاہی ہو۔ اور عوام کے دلوں میں آپؐ کی پاک سیرۃ کو سمجھنے کے نتیجہ میں آپؐ سے عقیدت و محبت پیدا ہو۔ حتی الوسع ان جلسوں میں شریف غیر مسلموں کو بھی دعوت دی جائے کہ وہ آنحضرتؐ کی مبارک زندگی پر تقاریر کریں۔

حضرت امام جماعت احمدیہ نے نہ صرف یہ تحریک کی بلکہ دنیا بھر کی احمدیہ جماعتوں کو حکم جاری فرمایا کہ وہ اس تحریک کو عملی جامہ پہنائیں۔ چنانچہ دنیا بھر کی احمدی جماعتوں نے ایک عظیم جدوجہد کرکے ہزاروں ہزار ایسے جلسے منعقد کئے۔ اور سینکڑوں غیر مسلم سکالروں اور پروفیسروں نے ان جلسوں سے متاثر ہو کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک زندگی پر شاندار الفاظ میں تبصرے کئے۔ انگلستان مشن کے زیر اہتمام ایسے جلسوں سے عالمی شہرت یافتہ مستشرقین پروفیسر منٹگمری واٹ اور پروفیسر کینتھ کریگ اور لارڈ ہنگہ ہٹن وغیرہ نے خطاب کرکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خراجِ عقیدت پیش کیا۔

حال ہی میں حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ نے دنیا بھر کی جماعتوں کو یہ ہدایت جاری فرمائی ہے کہ وہ کثرت سے سیرۃ النبی صلعم کے جلسے منعقد کریں۔ تا عوام کو نہ صرف حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک زندگی کے حالات سے آگاہی ہو۔ بلکہ ان کے دلوں میں حضرت اقدس کی محبت پیدا ہو۔

پس ضرورت اس امر کی ہے کہ اوّل ایسے قوانین بنائے جائیں۔ جن کے ذریعہ پیشوایان مذاہب کے خلاف گندی لچر اور غلیظ زبان کے استعمال پر پابندی عائد کی جائے۔ اور دوم۔ کثرت سے سیرۃ النبیؐ کے موضوع پر جلسے منعقد کئے جائیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مبارک سیرۃ پر کثرت سے مضامین اور کتابیں شائع کی جائیں۔ تا دشمن کو حملہ کرنے کی جرأت نہ ہو۔ اور مسلمانوں کے علاوہ غیر مسلم عوام بھی ایسے حملوں کی صورت میں مسلمانوں کے دوش بدوش ایسے حملہ آوروں کو منہ توڑ جواب دے سکیں۔

اطلاعات و اعلانات

درخواستِ دعا

• عزیزم شاہد محمود ابن مکرم سیف علی صاحب شاہد نائب امیر ضلع تھرپارکر سندھ کا بچہ عرصہ دراز سے معدے کے کینسر کی وجہ سے شدید تکلیف میں مبتلا ہے۔ جس کی وجہ سے انہیں شدید پریشانی ہے۔

تمام احباب جماعت سے ان کے بچے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ماسٹر مبارک احمد نفیس نگر ضلع تھرپارکر

• خاکسار چند دنوں سے پیشاب کی تکلیف کے باعث بیمار ہے۔ بزرگان سلسلہ سے استدعا ہے کہ میرے لئے دردِ دل سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل اور رحم کے ساتھ بغیر کسی پریشانی کے شفاء کاملہ عطا فرماوے۔

حکیم سعد اللہ خان سچا سودا
ضلع شیخوپورہ

(۱) • میرے بیٹے عزیزم فیض محمد بعارضہ گردہ کی تکلیف کی وجہ سے شدید بیمار ہیں۔

۲۔ میری لڑکی سعیدہ انور صاحبہ لاہور میں بیمار ہے بے حد پریشانی ہے۔ احباب کرام دونوں کی صحت یابی کے لئے دعا کریں۔

طالب دعا (میاں خیر محمد ڈیرہ غازیخان)

• محترم علی سرور ابڑو صاحب جیکب آباد (سندھ) بعارضہ قلب کراچی میں زیر علاج ہیں ان کا بائی پاس آپریشن تجویز ہوا ہے۔

اس مخلص اور فدائی دوست کے لئے درد مند دل کے ساتھ دعا کی درخواست ہے

محمد عمر مربی سلسلہ احمدیہ

• مکرم و محترم رانا عبد الستار صاحب صدر جماعت احمدیہ ککی نو ضلع جھنگ کچھ عرصہ سے زیادہ بیمار ہیں۔ ضعیف العمر بھی ہیں۔ ان کی کامل صحت یابی اور درازی عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

نظام الدین مہمان ربوہ

• "میری ہمشیرہ شہزادہ خانم زوجہ ناصر احمد صاحب باجوہ ہمبرگ مغربی جرمنی میں ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا محض اپنے فضل سے ہر قسم کی پیچیدگی سے محفوظ رکھے"

ڈاکٹر عباس باجوہ۔ لاہور

• جماعت کے بزرگوں دوستوں کی دعاؤں کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا ہے اور میری اہلیہ سعیدہ بیگم صاحبہ ریڑھ کی ہڈی کے اپریشن کے بعد معجزانہ طور پر دوبارہ چلنے کے قابل ہوگئی ہیں مزید طبی مشورہ کے لئے ان کو کچھ دن کے لئے کراچی لے جا رہا ہوں کامل صحتیابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

سردار عبد القادر چنیوٹ

• خاکسار کا نواسہ کراچی میں بیمار رہے اور ہسپتال میں داخل ہے۔ اس بچہ کی صحتیابی کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

ملک سعید احمد۔ ربوہ

• سید عطاء الحیٔ ابن مکرم سید عبد المالک بعمر دو سال کے چہرے اور بازو پر دودھ گر گیا ہے جس سے وہ شدید طور پر جھلس گیا ہے سی ایم ایچ سرگودھا میں بغرض علاج داخل ہے۔ احباب سے عزیز کی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے

سید طاہر محمود ماجد ربوہ

• خاکسار کی والدہ کافی عرصہ سے بیمار ہیں اُن کی شفا یابی کیلئے بزرگانِ سلسلہ اور احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے

خواجہ ظہور احمد کوٹلی آزاد کشمیر

• مکرم خلیل احمد صاحب قائد مجلس اگھار کالونی کوٹلی آزاد کشمیر احمدیہ بیت الذکر اگھار کالونی کی تعمیر کے سلسلہ میں وقارِ عمل کے دوران دیوار گرنے کی وجہ سے شدید زخمی ہیں۔ اُن کی دائیں بازو کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ کوٹلی ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز ہاسپٹل میں زیر علاج ہیں اُن کی شفایابی کے لئے بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت کی خدمت میں درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوف کو شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

قریشی داؤد احمد مربی سلسلہ
کوٹلی آزاد کشمیر۔

خاکسار گزشتہ دو برس سے پٹھوں کی تکلیف میں مبتلا ہے۔ اور دونوں ٹانگوں میں بھی تکلیف ہے۔ احباب سے شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

۔ محمد اسلم خان ۔

سانحہ ارتحال

خاکسار کی بڑی ہمشیرہ محترمہ سردار بیگم صاحبہ زوجہ مکرم چوہدری عبد الرحیم خان صاحب کاٹھ گڑھی چک ۶۸ جھنگ ضلع فیصل آباد گذشتہ ۲½ سال کینسر کی وجہ سے بیمار رہ کر مورخہ ۱۸ جنوری ۱۹۸۹ء صبح ۹ بجے کے قریب مالکِ حقیقی سے جا ملیں۔ آپ موصیہ تھیں۔ اسی روز بعد نماز عشاء اُن کی نماز جنازہ مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے بیت المبارک میں پڑھائی۔ قبر کی تیاری کے بعد بھی مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے ہی دعا کروائی۔

ہمشیرہ صاحبہ بہت ہی پیار کرنے والی ہستی تھیں۔ ہر بڑے چھوٹے سے عزت اور پیار کا سلوک کرتی تھیں صوم صلوٰۃ کی پابند تھیں۔ خاکسار کے لئے وہ صرف ہمشیرہ ہی نہیں بلکہ بمنزلہ ماں بھی تھیں کیونکہ والدہ محترمہ کے انتقال کے وقت خاکسار کی عمر ۵½ سال تھی اس طرح خاکسار اور خاکسار کی چھوٹی بہن جو گذشتہ ۱۳ ستمبر کو کینسر ہی سے وفات پاگئیں تھیں کی پرورش بھی انہوں نے ہی کی تھی۔ ہمشیرہ صاحبہ نے اپنے پیچھے تین بیٹے اور تین بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ سب بچے شادی شدہ ہیں۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ انہیں اپنے قرب میں بلند مقام عطاء فرمائے اور ہم سب کو یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔

عبد القادر ناظر دیوان صدر انجمن احمدیہ

• خاکسار کی اہلیہ محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ مورخہ ۵ فروری ۱۹۸۹ء کو بقضائے الٰہی رحلت فرما گئیں۔ وہ نہایت شفیق منکسر المزاج حلیم الطبع اور سلسلہ سے دلی محبت رکھنے والی خاتون تھیں۔ موصوفہ گذشتہ ڈیڑھ سال سے بیمار چلی آرہی تھیں احباب جماعت کی خدمت میں نہایت دردمندانہ درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔

ڈاکٹر احمد حسن چیمہ گجرات

احباب جماعت کی خدمت میں گذارش ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے ۳ اپریل ۱۹۸۷ء کے بعد پیدا ہونے والے بچوں کو وقفِ نو میں پیش کریں۔

وکیل الدیوان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تربیتِ اولاد سے متعلق چند امور

(قسط نمبر ۲ آخری)

اسی طرح ایک اور بچہ ابن ابی سلمہ ایک دفعہ آپؐ کی گود میں بیٹھ کر کھانا کھانے لگا اور اس کے ہاتھ برتن کے چاروں طرف پڑنے لگے اس پر آپؐ نے اسے فرمایا کہ دیکھو بچے! بسم اللہ پڑھ کر کھانا شروع کیا کرو دائیں ہاتھ سے کھانا کھایا کرو اور برتن میں صرف اپنے آگے سے کھانا لیا کرو سارے برتن میں ہاتھ نہ ڈالا کرو!

بظاہر یہ چھوٹی چھوٹی باتیں ہیں مگر ان سے بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بچوں کی تربیت کا کتنا خیال رکھتے تھے اور کس طرح اپنی امت کو تربیت اولاد کے اہم فریضہ کی طرف اپنے عمل سے توجہ دلاتے تھے۔

بچہ کی بے جا حمایت سے احتراز

والدین میں بالعموم یہ کمزوری ہوتی ہے۔ کہ جب کوئی ان کے بچہ کی شکائت کرتا ہے تو وہ اس کی ناجائز حمایت پر آمادہ ہو جاتے ہیں اور یہ نہیں دیکھتے کہ کیا ان کے بچہ سے واقعی کوئی قصور سرزد ہوا ہے یا نہیں۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی کمزوری کا بھی اپنے عمل سے ازالہ فرمایا چنانچہ حدیث میں آتا ہے کہ ایک دفعہ ایک عورت نے چوری کی۔ رسول کریمؐ نے اسے شریعت کے مطابق سزا دی اس کی برادری کے کئی معزز افراد سفارش لے کر حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضور نے سفارش کرنے والوں سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ اگر میری بیٹی فاطمہ سے بھی یہ جرم سرزد ہوتا تو یقیناً میں اس کی رعایت بھی نہ کرتا اور بیٹی کی محبت کی وجہ سے جرم کی سزا دینے میں ہرگز کمی نہ کرتا۔

بچوں سے پیار اور انکی توقیر

تربیت اولاد ایک بہت ہی نازک فریضہ ہے ایک طرف بچہ کی محبت یہ تقاضا کرتی ہے کہ ہر معاملہ میں اس کے ساتھ شفقت اور نرمی کا سلوک کیا جائے دوسری طرف تربیت کا فرض مجبور کرتا ہے کہ گاہے بگاہے اس کی اصلاح کی خاطر اس پر سختی بھی کی جائے۔

محبت کے تقاضا اور فرض کی مجبوری کے درمیان حد فاصل کو مناسب طور پر ملحوظ رکھنا ایک بہت نازک مرحلہ ہوتا ہے اس سلسلے میں اکثر والدین ٹھوکر کھا جاتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں اپنے عمل سے یہ بتایا کہ ہر معاملہ میں بچے کی تربیت کو روزِ اوّل سے ملحوظ رکھنا چاہیئے وہاں ساتھ ہی پیار اور محبت اور توقیر کے فطری جذبہ کو بھی آپ نے قائم رکھنے کی تلقین فرمائی تاکہ والدین تربیت کے جوش میں اولاد کے لئے ایک ہوّا بن کر نہ رہ جائیں۔

ایک موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے نواسہ سے پیار فرما رہے تھے ایک شخص نے اس نظارہ کو دیکھ کر عرض کیا یا رسول اللہ! میرے دس لڑکے ہیں مگر میں نے تو کبھی اس طرح انہیں پیار نہیں کیا آپ نے فرمایا:۔

" اگر خدا تعالیٰ نے تمہارے دل سے شفقت و محبت کے جذبہ کو نکال لیا ہے۔ تو بھلا میں اس کا کیا علاج کر سکتا ہوں"۔

اس فقرہ سے ظاہر ہے کہ آپ کے نزدیک پیار ایک طبعی جذبہ ہے جس کا اظہار ضروری ہے اور جو شخص اپنے بچوں سے پیار نہیں کرتا وہ اپنے قسی القلب ہونے کا ثبوت دیتا ہے۔ احادیث میں آتا ہے کہ بعض اوقات آپ نماز پڑھتے ہوئے سجدے میں ہوتے اور آپ کا کوئی بچہ آپ کی پشت پر سوار ہو جاتا۔ آپ توقف فرماتے اور جب وہ اترتا تو سجدہ سے سر اٹھاتے۔ ایک دفعہ آپؐ نے اپنی نواسی امامہ کو گود میں لے کر نماز پڑھی جب سجدہ میں جاتے تو اسے اتار کر ہٹا دیتے جب اٹھ کر کھڑے ہوتے تو اُسے پھر گود میں اٹھا لیتے۔

بچوں کی توقیر کا بھی آپ خاص طور پر خیال رکھتے تاکہ ان میں عزت نفس کا احساس پیدا ہو۔ چنانچہ آپ نے خاص طور پہ یہ نصیحت فرمائی کہ لوگو! اپنے بچوں سے عزت واحترام کے ساتھ پیش آیا کرو۔

جفاکشی اور ایثار

آنے والی نسلوں میں جفاکشی اور ایثار کا جذبہ پیدا کرنا بھی قومی ترقی کے لئے ضروری ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کا بھی خاص خیال رکھا کرتے تھے۔ ایک دفعہ آپ کی صاحبزادی حضرت فاطمہؓ نے آپؐ کی خدمت میں عرض کیا کہ گھر کا کام کاج کرنے میں مجھے بہت دقت کا سامنا کرنا پڑتا ہے حتّٰی کہ میرے ہاتھوں میں چھالے پڑ جاتے ہیں آپؐ مجھے کوئی لونڈی یا غلام عطا فرمائیں۔ آپؐ نے فرمایا بیٹی آؤ میں تمہیں ایسی بات سکھاؤں جو تمہیں لونڈی اور غلام رکھنے سے مستغنی کر دے یہ کہہ کر آپؐ نے نماز کے بعد تسبیحات کی تلقین فرمائی۔

جائز ضروریات کا خیال

مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپؐ اپنی اولاد کی جائز ضروریات کو پورا کرنے کا خیال نہ رکھتے تھے۔ آپؐ نے جب صفا کی پہاڑی پر چڑھ کر مکہ کے لوگوں سے خطاب فرمایا تو اس میں اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو مخاطب کر کے فرمایا کہ اے میری بیٹی جب بھی تجھے ضرورت پڑے میں اپنا مال تیری مدد کے لئے ضرور دونگا تاکہ تمہیں آرام و آسائش نصیب ہو۔ رزق کے معاملہ میں آپ اپنی اولاد کے لئے جو خواہش رکھتے تھے اس کا اظہار آپ کی اس دعا سے ہوتا ہے جو آپؐ اکثر اپنی اولاد کے لئے مانگا کرتے تھے کہ!۔

کہ الٰہی میری اولاد کو گزارے کے مطابق رزق ضرور دیجیو! یعنی نہ تو وہ کسی کی کبھی محتاج ہو۔ اور نہ رزق کو اتنی افراط کہ وہ دنیا کے عیش و عشرت میں مبتلا ہو کر اپنے خدا کو بھول جائے۔ آپ کی یہ دعا بتاتی ہے کہ آپ کس طرح ہر معاملہ میں افراط اور تفریط سے بچتے تھے اور اعتدال کو ملحوظ رکھتے تھے۔

اولاد کی خاطر دوسروں پر ظلم

اولاد کی خاطر انسان دوسروں پر ظلم کرنے سے بھی گریز نہیں کرتا اور بسا اوقات اولاد کی محبت کے جذبہ کے تحت وہ محسوس بھی نہیں کرتا کہ میں دوسروں پر ظلم کر رہا ہوں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس معاملہ میں جو اسوۂ حسنہ چھوڑا اس کا اندازہ اس تاریخی واقعہ سے لگایا جا سکتا ہے کہ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت زینبؓ کو دورانِ سفر ایک شخص ابنِ ہبیرہ نے پتھروں سے زخمی کر دیا جس کے نتیجہ میں اسقاط ہو گیا اور بعد میں وفات واقع ہو گئی۔ فتح مکہ کے بعد یہی شخص ایمان لا کر آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپؐ نے یہ کہتے ہوئے اسے معاف فرمادیا کہ ایمان لانے سے پہلے کے تمام جرموں کو اسلام مٹا دیتا ہے اور اس طرح اپنے ملک کا بادشاہ اور پوری طرح صاحب اختیار ہونے کے باوجود آپ نے اپنے جگر گوشہ کے قاتل کو معاف کر دیا۔

صبر وضبط اور انصاف سے تجاوز نہ کرنے کا کیا اس سے بڑھ کر تصور ممکن ہے!

تربیت کے لئے زرّیں ہدایات

اوپر جو امور عرض کئے گئے ہیں وہ صرف بطور مثال ہیں۔ ورنہ حق یہ ہے کہ انسانی اعمال و کردار کا کوئی پہلو بھی ایسا نہیں جس کے متعلق آپؐ کے پاک کلام میں نہایت جامع ہدایات موجود نہ ہوں

حتّٰی کہ نہایت معمولی اور چھوٹے چھوٹے کاموں کے متعلق بھی آپ نے نہایت پرحکمت ہدایات دی ہیں اور پھر آپؐ نے اپنی پاک زندگی میں ان ہدایات کا عملی نمونہ بھی پیش کیا ہے۔ اور اس طرح عملاً ثابت کر دیا کہ یہ ہدایات اپنے نتائج کے لحاظ سے نہایت کامیاب، مفید اور بابرکت ہیں آپؐ کی بعض ہدایات جن کا تربیت کے ساتھ گہرا تعلق ہے درج ذیل کی جاتی ہیں:۔

۱۔ والدین کا نافرمان جنت میں داخل نہ ہوگا۔
۲۔ علم حاصل کرو خواہ اس کے لئے تمہیں دور دراز (چین) کا سفر کرنا پڑے۔
۳۔ جن سے تم نے علم حاصل کیا۔ ان کی ہمیشہ پوری طرح تعظیم کرو۔
۴۔ نیک اخلاق کا مظاہرہ کرو کہ یہ بڑی خوبی کی بات ہے۔
۵۔ سچ انسان کو نجات دیتا ہے اور جھوٹ ہلاک کرتا ہے۔
۶۔ چغل خور جنت میں داخل نہیں ہو سکتا۔
۷۔ حیاء ایمان کا ایک حصہ ہے
۸۔ بہتر کام وہ ہیں جو میانہ روی سے کئے جائیں
۹۔ بڑے ساتھی سے بچو کہ وہ آگ کا ٹکڑا ہے۔
۱۰۔ بات کرنے سے پہلے السلام علیکم ضرور کہنا چاہیئے
۱۱۔ جب بھی کھانا کھانے لگو تو بسم اللہ ضرور پڑھ لیا کرو۔
۱۲۔ بہت کھانے سے اللہ کی پناہ مانگو۔
۱۳۔ بازار میں کھانا کمینہ حرکت ہے۔
۱۴۔ کھڑے ہو کر پیشاب ہرگز نہ کیا کرو۔
۱۵۔ رسولِ پاکؐ نے جانور کو دکھ دینے سے منع فرمایا۔

ان احادیث سے ظاہر ہے کہ کس طرح آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم (فداہ نفسی) نے ہر شعبہ زندگی کے متعلق راہنمائی فرمائی اور تربیت اصلاح کے لئے نہایت بیش قیمت اور پر از حکمت ہدایات سے نوازا۔

الغرض تربیت اولاد کے متعلق رسول عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم اور آپؐ کا اسوۂ حسنہ ہر لحاظ سے مشعل راہ ہے۔

—— شیخ خورشید احمد ——

Digitized By Khilafat Library Rabwah

شخصیات

مولانا عبیداللہ سندھی

(مولانا) عبیداللہ سندھی ۱۰ مارچ ۱۸۷۲ء کو پنجاب کے ضلع سیالکوٹ میں ایک سکھ گھرانے میں پیدا ہوئے۔ باپ کا انتقال پیدائش سے پہلے ہو چکا تھا۔ تاہم بیوہ ماں نے خدا کا شکر ادا کیا کہ اُسے بیوگی کا سہارا مل گیا۔ نومولود کے ماموں جام پور ضلع ڈیرہ غازی خاں میں پٹواری تھے۔ بچے نے ذرا ہوش سنبھالا تو ماموں نے وہیں کہیں کسی اسکول میں داخل کروا دیا۔ ضلع ڈیرہ غازی خاں (جس کی حدیں سندھ اور صوبہ سرحد سے ملتی ہیں) کی آبادی بیشتر مسلمانوں کی ہے۔ اس علاقہ میں پیروں اور فقیروں کی بڑی قدر و منزلت ہے۔ اور عوام و خواص دونوں کو تصوف سے بڑا لگاؤ ہے۔ صدیوں سے اس سرزمین میں بڑے بڑے صوفیاء اور اہل اللہ پیدا ہوتے رہے۔ اور ان کی باتیں اور یادگاریں ہر طرف سننے اور دیکھنے میں آتی ہیں۔ یہ وہ ماحول تھا جس میں آپ کی زندگی کے پہلے دس۱۰ بارہ۱۲ سال گزرے۔

گو گھر کے سب چھوٹے بڑے سکھ تھے لیکن اس سکھ نوجوان کا اڑوس پڑوس کے مسلمانوں سے بھی گہرا اور دلی ربط و ضبط تھا۔ جو رفتہ رفتہ اس قدر بڑھا۔ کہ اس کے دل سے وہ کدورت کاملاً کافور ہو گئی، جو غیر مذاہب والوں کے لئے ہوتی ہے۔ اور اس نے مسلمانوں کی زندگی کا بہت قریب سے مطالعہ کرنا شروع کر دیا۔ اور اس کے قلب و روح سمجھنے لگے کہ جن چیزوں کو وہ دل سے ٹھیک سمجھتا ہے اور اس کی عقل اُن پر پورا یقین رکھتی ہے وہ چیزیں ہندوؤں۔ اور سکھوں کے مذہبی طور طریقوں سے زیادہ اسلام میں ہیں۔ اس نے دیکھا کہ گو سکھ بھی مسلمان کی طرح خدا کو ایک ہی مانتے ہیں۔ لیکن اسلام کا ایک خدا کا تصور سکھوں سے بلند تر ہے۔ مساواتِ انسانی بھی گو دونوں مذہبوں میں موجود ہے۔ لیکن اسلام کی مساوات کو عطا کردہ عملی شکل نسبتاً بہت ارفع ہے۔ یہ تاثرات رفتہ رفتہ اس کے قلب و ذہن پر ایک گہری اور پائیدار سوچ بن کر اس قدر حاوی ہوئے کہ ایک دن وہ چپ چپاتے گھر سے نکل کھڑا ہوا۔ نہ ماں کو اطلاع دی نہ ماموں کو خبر ہوئی۔ چلتے چلتے وہ بہت دور نکل گیا۔ صوبہ سندھ میں جہاں ایک خداشناس بزرگ کے دستِ مبارک پر اس نے اسلام قبول کیا اور یوں اپنی بات اپنے آپ سے منوالی اور اپنے آپ کو پا لیا۔ اپنا پرانا سکھ نام چھوڑا اور عبیداللہ کہلایا۔

عبیداللہ سندھی

پچیس برس کی عمر میں سندھ سے عبیداللہ سندھی دینی تعلیم کی خاطر دیوبند پہنچے۔ جہاں انہیں مولانا محمود الحسن کی تدریسی رہنمائی میسر آئی استاد نے اپنے تمام کمالات اپنے شاگرد کو سونپ دیئے کہ وہ اسی لائق تھا۔ عبیداللہ سندھی نے دیوبند میں تمام اسلامی علوم پر عبور حاصل کیا۔ عربی زبان پڑھی تاکہ قرآن کو سمجھا جاسکے تفسیر و حدیث کا مطالعہ کیا فقہ پڑھی منطق و فلسفہ میں درک حاصل کیا دارالعلوم میں اُن کے ایقان نے اپنے عروج کو پا لیا۔ اور انہیں یقین کامل ہو گیا کہ خدا تک پہنچنے کا سب سے سیدھا راستہ صرف اور صرف اسلام ہے۔

دیوبند سے فارغ التحصیل ہو کر مولانا عبیداللہ پھر سندھ کو لوٹے اور چھ سات برس تک طالبعلموں کے سینوں میں وہ علوم اتارتے رہے جو اپنے سینے پر نقش کر کے دیوبند سے لائے تھے۔ مدرسہ میں صرف مدرسین کے گزارے ہی کا اہتمام نہیں وہ طلباء کی کفالت بھی خود ہی کرتے تھے۔ یہاں چھ سات برس تک خاص و عام کو اسلام اور اس کی تعلیمات ذہن نشین کراتے رہے۔ یہاں تک کہ مشفق استاد نے دیوبند بلوا بھیجا اور طلبا کی تنظیم کا کام اُن کے سپرد ہوا مولانا دیوبندی ضرور تھے۔ لیکن "دیوبندیت" کے ظاہری رنگ و روپ اور شکل و صورت کے قائل نہ تھے۔ دیوبند میں اس قیام کے دوران میں ان کی ٹکر مسلمانوں کے سماج سے ہوئی۔ وہ مسلمانوں کے خودساختہ سماج سے نالاں تھے انہوں نے اس سماج سے دروازے اس طرح بند کر لئے کہ مشائخ دیوبند کے ایک حصہ کی بارگاہ سے مولانا کو "کافر" کا لقب ملا۔ خوش قسمتی سے اس وقت تک وہ اسلام کی اصل حقیقت سے خوب آگاہ ہو چکے تھے۔ اور جان گئے تھے۔ چنانچہ ان کے کفر کے فتوے کے بعد مولانا کو اپنے مسلمان ہونے کا اور زیادہ یقین ہو گیا۔

سفرِ افغانستان، روس اور ترکی

دیوبند سے مولانا عبیداللہ دہلی آ گئے اور پہلے کے بنے ہوئے اسلامی سماج کے خلاف قرآن کے بتائے ہوئے اصولوں پر اسلامی سماج بنانے کی طرح ڈالی۔ اور اس مقصد کے لئے "نظارۃ المعارف" (دہلی) کی بنیاد رکھی۔ انہوں نے سمجھ لیا تھا کہ خدا شناسی کا سب سے اچھا طریقہ اسلام ہی ہے۔ گو مسلمانوں نے اسکی حقیقت بگاڑ رکھی ہے لیکن اس طریقہ کا دستور قرآن کریم کی شکل میں آج بھی موجود ہے۔ انہوں نے اللہ کا نام لے کر اپنا کام شروع کر دیا۔ لیکن ۱۹۱۴ء کی جنگ عظیم کے باعث انہیں دیگر اہم ضرورتوں کی طرف مجبوراً متوجہ ہونا پڑا۔ ۱۹۱۵ء میں وہ بڑی مشکل سے کابل پہنچے۔ افغانستان میں ان دنوں امیر حبیب اللہ خاں کی حکومت تھی۔ جو دولت برطانیہ کے زیر اثر تھی انہوں نے امیر حبیب اللہ کی حکومت کا بڑا گہرا مطالعہ کیا اور ان کی آنکھوں نے وہ گھن صاف دیکھ لیا جو استبدادی سلطنتوں کو اندر ہی اندر کھا رہا تھا۔ انہیں یہاں آکر اس امر کا شدید احساس ہوا کہ "ہر اسلامی ملک کی اپنی بعض خاص ضرورتیں ہیں اور وہاں کے لوگ اپنی ضرورتوں کو مقدم رکھنے پر مجبور ہیں"۔

ابھی وہ کابل ہی میں تھے کہ جنگِ عظیم کا فیصلہ ہو گیا۔ جرمنی نے ہار مان لی۔ اور ترکی، خلیفہ فتح مند اتحادیوں کا اسیر ہو گیا۔ دورانِ قیام کابل امیر حبیب اللہ خان کے حکم یا مشورہ پر مولانا انڈین نیشنل کانگرس میں شامل ہو گئے۔

اسی زمانہ میں کابل میں بھی ایک انقلاب رونما ہوا امیر حبیب اللہ خاں اپنے سرمائی پایۂ تخت جلال آباد میں کسی نامعلوم قاتل کی گولی کا نشانہ بنے اور امیر امان اللہ خان تخت کے وارث ہوئے جنہوں نے برسرِ اقتدار آتے ہی ہندوستان پر حملہ کر دیا۔ ایک مختصر سی جھڑپ کے بعد دونوں حکومتوں میں صلح ہو گئی۔ اور امیر امان اللہ خاں "ہز میجسٹی امان اللہ خاں بن گئے" اور ہندوستان کی یہ ہمسایہ سلطنت خارجی اور داخلی لحاظ سے آزاد ہو گئی۔ ۱۹۲۲ء میں آپ کابل کو خیرباد کہہ کر روس گئے۔ اور قریباً ایک سال وہاں رہ کر ۱۹۲۳ء میں ترکی چلے آئے۔ روس میں مولانا سندھی انڈین کانگرس کے ایک رکن کی حیثیت سے گئے تھے۔ ان دنوں لینن ابھی زندہ تھا۔ زار کا روس ختم ہو چکا تھا اور ایک نیا اور اشتراکی روس ابھر رہا تھا۔ آپ نے یہاں اشتراکیت کے بنیادی اصولوں کا بالاستیعاب مطالعہ کیا۔ روسی انقلاب کی ہر اچھی چیز کو سراہا اور انقلابیوں کی جدوجہد کو تسلیم کیا لیکن اس کے باوجود آپ مسلمان ہی رہے اور اسلام روسی انقلاب کی تمام بلندیوں سے انہیں بلند تر نظر آیا۔

ترکی سے حجاز

مولانا روس سے جب ترکی پہنچے اس وقت مصطفیٰ کمال ترکی کو "کمالی ترکی" بنانے میں کوشاں تھے۔

- خلافت منسوخ ہو چکی تھی
- شرعی قانون کی جگہ سوئٹزرلینڈ کے قانون نے لے لی تھی۔
- شیخ الاسلام کو ترکی سے رخصت کر دیا گیا تھا۔
- ترکی ٹوپی پہننا ممنوع قرار دیا جا چکا تھا۔
- اوقاف ضبط اور مذہبی مدرسے حکماً بند کئے جا چکے تھے۔

مولانا نے ساڑھے تین سال اس شکست و ریخت کو بچشم خود دیکھا اور پھر سرزمین حجاز کی طرف روزانہ ہو گئے جہاں ابن سعود کی حکومت قائم ہو چکی تھی۔ مولانا نے یہاں دس بارہ سال رہ کر ابنِ سعود کی اسلامی حکومت کا بہت قریب سے مطالعہ کیا۔ یہاں سیاسی سرگرمیوں سے دور رہ کر آپ نے اپنا سارا وقت مطالعہ و تدریس میں گزارا۔

مولانا کے افکار و خیالات سے صرف مولانا کے ہموطن ہی مستفیض ہو سکتے تھے اس لئے جب انہیں واپس آنے کا موقع ملا تو انہوں نے حکومت کی وہ تمام قیود و شرائط مان لیں جنہیں تسلیم کئے بغیر ان کا ہندوستان میں داخلہ ناممکن تھا۔

افکار و خیالات

۷ مارچ ۱۹۳۹ء کو وہ کراچی کے ساحل پر اترے اور اترتے ہی اپنے خیالات و افکار کی تبلیغ و اشاعت شروع کر دی۔ اور برملا کہنے لگے کہ "یہ گھروندے جو تم نے بنا رکھے ہیں اور انہیں تم فلک الافلاک سے بلند سمجھتے ہو۔ یہ گھروندے اب زمانے کے ہاتھ سے بچ نہیں سکتے تمہارا تمدن، تمہارا سماج، تمہارے افکار، تمہاری سیاست اور تمہاری معاشرت سب کھوکھلی ہو چکی ہے۔ تم اسے "اسلامی تمدن" کہتے ہو۔ لیکن اس تمدن میں اسلام کا کہیں شائبہ بھی نہیں، تم مذہب کا نام لیتے ہو لیکن یہ مذہب محض تمہاری ہٹ دھرمی کا نام ہے۔ مسلمان بنتے ہو تو اسلام کو سمجھو۔ یہ اسلام جسے تم اسلام کہتے ہو تو کفر سے بھی بدتر ہے تمہارے امیر جاہ پرست ہیں۔ حکمران شہوات میں پڑے ہیں اور غریب طبقے توہمات کا شکار ہو رہے ہیں۔ بدلو ورنہ زمانہ تمہارا نشان تک بھی نہ چھوڑے گا۔ سنبھلو ورنہ مٹا دیئے جاؤ گے"۔

صدیق الحسن نعمانی

(بشکریہ ہفت روزہ لاہور)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

طلباء کی اخلاقی گائیڈ

تعلیم

عزیز طالب علمو!

آپ تعلیم حاصل کرنے کے لئے اور امتحانات پاس کرنے کی غرض سے سکول جاتے ہیں۔ میں آپ کی توجہ ان دو لفظوں یعنی تعلیم اور امتحانات کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ کیا صرف پڑھنے اور لکھنے کی قابلیت حاصل کرنے کا ہی نام تعلیم ہے۔ نہیں! ہرگز نہیں!

تعلیم کا معنی اور مقصد اس سے بہت اعلیٰ و ارفع ہے اور اس سے بہت مختلف بھی۔ درحقیقت پڑھنے اور لکھنے کی قابلیت حاصل کر لینا تو اس اعلیٰ و ارفع مقصد حاصل کر لینے کا ایک ذریعہ ہے۔ وہ مقصد ہی مطمع نظر ہے جس کے حاصل کرنے کے لئے ہم پڑھنے اور لکھنے کی قابلیت حاصل کرتے ہیں۔ وہ اعلیٰ و ارفع مقصد یہ ہے کہ آپ اپنے آپ کو ہر رنگ میں ایک بہتر انسان بنائیں۔

آپ کو مفید علم حاصل کرنا چاہیئے اور عملی زندگی میں اس علم کو اپنا رہنما بنانا چاہیئے۔ اگر پڑھنے اور لکھنے کی قابلیت کسی انسان کو بہتر انسان بننے میں مددگار ثابت نہیں ہوتی تو ہم اس کو تعلیم یافتہ نہیں کہہ سکتے۔ چاہے آپ سکول میں ہوں یا گھر میں ہوں۔ اس بات کو ہمیشہ مدنظر رکھیں۔

آیئے اب دوسرے لفظ "امتحان" پر غور کریں۔ امتحانات آپ کو یہ بتانے کے لئے منعقد کئے جاتے ہیں کہ آپ کو پتہ لگ سکے کہ آپ نے کتنا علم حاصل کر لیا ہے اور اس میں کتنی کمی رہ گئی ہے تاکہ اس کو پورا کیا جا سکے۔

دوسری وجہ امتحانات کی یہ بھی ہوتی ہے کہ آپ ترقی کی منازل طے کر سکیں۔ آپ ایک کے بعد دوسرے درجات میں جا سکیں اور بلند مقامات حاصل کر سکیں۔

سچی بات تو یہ ہے کہ امتحانات آپ کے وہ دوست ہوتے ہیں جو آپ کے ترقی حاصل کرنے میں مددگار بنتے ہیں۔ اس لئے ہمیشہ امتحانات کے لئے پوری تیاری کیجئے اور ان میں بہترین نمبر حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

مذہب

اگرچہ ہر کوئی ایک یا دوسرے مذہب کے ساتھ منسلک ہوتا ہے لیکن پھر بھی بہت سے لوگ اس کا مطلب نہیں سمجھ پاتے۔ کچھ لوگ اپنے مذہب کو کوئی خاص اہمیت نہیں دیتے لیکن یہ سوچ ان کے لئے بھی اور ان کے اردگرد کے لوگوں کے لئے بھی نقصان دہ ہو سکتی ہے۔

مذہب درحقیقت قوانین کے اس مجموعہ کو کہتے ہیں جو کہ اس بات کی رہنمائی کرتا ہے کہ کوئی انسان اپنی زندگی کو کس طرح بہتر بنا سکتا ہے اور ان انسانوں کے ذریعے کس طرح معاشرہ بہتر بن سکتا ہے۔ اس لئے آپ کو اپنے مذہب کا غور سے مطالعہ کرنا چاہیئے اور جو بھی اچھی باتیں اس میں ہوں ان پر عمل کرنا چاہیئے مجھے یقین ہے کہ کسی شخص کا بھی مذہب یہ نہیں بتاتا کہ کس طرح وہ شخص اپنی زندگی تباہ کرے یا دوسروں کی زندگی کو تباہ کرے۔ دنیا کا کوئی مذہب اپنے ماننے والوں کو جھوٹ، دھوکہ بازی اور بے اعتباری کی تعلیم نہیں دیتا۔

لوگوں کا مختلف مذاہب کو ماننے کا یہ مطلب تو نہیں کہ وہ ایک دوسرے سے سر پھٹول کریں۔ باوجودیکہ ہر کوئی یہ یقین رکھتا ہے کہ اس کا مذہب ہی سچا مذہب ہے لیکن پھر بھی ہر کسی کو دوسروں کے لئے رواداری کا مظاہرہ کرنا چاہیئے۔ آپ کو دوسروں کے مذہب کو سمجھنے کی اور اپنا مذہب دوسروں کو سمجھانے کی کوشش کرنا چاہیئے۔ اور یہ کام نہایت خوشگوار ماحول میں انجام دینا چاہیئے۔ کبھی بھی کسی دوسرے کے مذہب کے بارے میں ایسے رنگ میں گفتگو مت کریں جس سے یہ نتیجہ نکلے کہ آپ جان بوجھ کر اس کا دل دکھانے والے ہیں۔ لیکن اس کا یہ مطلب بھی نہیں ہے کہ آپ جس سچائی پر ایمان رکھتے ہیں اس کو نظرانداز کر دیں اور یہ کہنا شروع کر دیں کہ تمام مذاہب ایک جیسے ہیں۔ سوچنے کی بات یہ ہے کہ اگر تمام مذاہب کا آپس میں کوئی فرق نہیں تو پھر آپ اپنے مذہب کے ساتھ کیوں چپکے ہوئے ہیں۔ اس لئے یہ کہنا ہرگز درست نہیں کہ تمام مذاہب ایک جیسے ہیں یا ان میں کوئی خاص فرق نہیں ہے۔ ان میں بہت سارے فرق ہیں۔ لیکن یہ فرق دشمنی اور نفرت کی بنیاد نہیں بننا چاہئیں۔

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ ۱۵ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں
(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۲۶۸۶۲:۔ میں یاسمین اقبال زوجہ محمد اقبال ناصر قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ ناصر آباد ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۸۸-۱۰-۳ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) طلائی بالیاں اور انگوٹھی وزنی ۴ گرام مالیتی/۱۶۰۰ روپے (۲) سلائی مشین مالیتی/۳۰۰ روپے (۳) حق مہر وصول شدہ/۱۰۰۰ روپے کل جائیداد/۲۹۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ یکصد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ:۔ یاسمین اقبال زوجہ محمد اقبال ناصر ۱۳۲ محلہ ناصر آباد ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱ نعمت اللہ شمس وصیت ۲۲۹۴۸۔ گواہ شد نمبر۲۔ محمد اقبال ناصر خاوند موصیہ۔

مسل نمبر ۲۶۸۶۳:۔ میں مومن منیرہ بنت چوہدری نذیر احمد صاحب ۲۸/۲۱ دارالنصر غربی قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر غربی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۸۸-۷-۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ یکصد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ:۔ مومن منیرہ بنت چوہدری نذیر احمد ۲۸/۲۱ دارالنصر غربی ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ طاہر محمود احمد وصیت ۲۵۷۵۷۔ گواہ شد نمبر۲۔ چوہدری نذیر احمد والد موصیہ۔

مسل نمبر ۲۶۸۶۴:۔ میں صالحہ کوثر بنت چوہدری نذیر احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر غربی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۸۸-۷-۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے یکصد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ۔ صالحہ کوثر صاحبہ بنت چوہدری نذیر احمد صاحب ۲۸/۲۱ دارالنصر غربی ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ طاہر محمود احمد وصیت ۲۵۷۵۷ گواہ شد نمبر۲۔ چوہدری نذیر احمد صاحب والد موصیہ۔

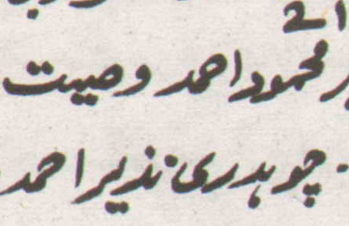

سچی بات ہے کہ جو دنیا میں خیر کا موجب ہوتا ہے اس کی عمر دراز ہوتی ہے اور جو شر کا موجب ہوتا ہے وہ جلدی اٹھا لیا جاتا ہے۔

ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۳۵۱، ۳۵۲

Digitized By Khilafat Library Rabwah

"وقفِ عارضی کے لئے کثرت سے نام پیش کریں"

قدرت ثانیہ کے مظہر ثالث سیدنا حضرت مرزا ناصر احمد صاحب نور اللہ مرقدہٗ فرماتے ہیں
" وقفِ عارضی کے لئے بڑی کثرت کے ساتھ اپنے نام پیش کریں۔ اور بار بار پیش کریں۔ میں سمجھتا ہوں کہ جو شخص ایسا کر سکتا ہے۔ (اور اس کے راستہ میں کوئی دشواری نہ ہو جس کو دُور کرنا اس کے لئے ممکن ہی نہ ہو) تو اسے سال میں ایک سے زائد دفعہ بھی اپنے آپ کو وقفِ عارضی کے لئے پیش کرنا چاہیئے۔ لیکن ہر سال ایک دفعہ تو ضرور اس وقف میں حصہ لینا چاہیئے تاکہ ایک قسم کی ٹریننگ اور استغفار کرنے کی تربیت بھی اُسے مل جائے"۔

یکم جنوری سے وقفِ عارضی کا نیا سال شروع ہو چکا ہے۔ جماعت کے تمام احباب و خواتین سے درخواست ہے کہ وہ کثرت کے ساتھ اس مبارک اور روحانی تحریک کی برکتوں سے زیادہ سے زیادہ حصہ پانے کے لئے وقفِ عارضی کریں اور جلد از جلد اپنا فارم وقفِ عارضی پُر کرکے نظارت کو بھجوائیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن وقفِ عارضی۔ ربوہ)

تعلیمی میدان میں اعلیٰ پوزیشنیں حاصل کرنیوالے احباب متوجہ ہوں

دنیا بھر کے وہ تمام احمدی جنہوں نے تعلیمی میدان میں کسی بھی وقت بورڈ یا یونیورسٹی سے اول، دوم یا سوئم پوزیشن حاصل کی ہو صدسالہ احمدیہ جوبلی کے موقع پر نمائش کے سلسلہ میں اپنے مختصر حالاتِ زندگی اور پوزیشن حاصل کرنے کی تفصیل اور کارڈ سائز کی تین عدد تصاویر درکار ہیں۔ مستورات اپنے کوائف اور تصاویر مندرجہ ذیل ایڈریس پر بھجوائیں اور صرف کوائف کی نقل نظارت تعلیم کو بھی ارسال کریں۔

محترمہ فوزیہ احمد صاحبہ سی۔ ۱۸۰۔ ماڈل ٹاؤن لاہور پوسٹ کوڈ نمبر ۵۴۷۰۰
مرد اپنے کوائف اور تصاویر نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ پوسٹ کوڈ نمبر ۳۵۴۶۰ ارسال کریں۔ براہ کرم اپنے کوائف اور تصاویر جلد از جلد رجسٹرڈ بھجوائیں۔

(ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ)

الفضل کے خریداران سے التماس

روزنامہ الفضل ہفتہ میں ایک شمارہ "خطبہ نمبر" کے طور پر شائع کیا کرتا ہے۔ جس میں حضرت امام جماعت احمدیہ کے خطبہ جمعہ کا مکمل متن شائع کیا جاتا ہے
اکثر قارئین روزانہ پرچہ منگواتے ہیں۔ لیکن بعض قارئین صرف خطبہ نمبر منگواتے ہیں۔ قارئین سے درخواست ہے کہ وہ اس بارے میں مطلع فرما دیں۔
خط و کتابت کرتے وقت خریداری نمبر اور اپنے شہر کا پوسٹ کوڈ ضرور درج کریں۔ جزاکم اللہ

(مینیجر)

DWARFISHNESS COURSE
چھوٹا قد کورس
تین ماہ کی ادویات پر مشتمل کورس قیمت ۱۰۰/- علاوہ ڈاک خرچ
لٹریچر ۳/- کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر منگوائیں
کیور ٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ربوہ
فون سیلز ۷۷۱، کلینک ۶۰۶
رہائش ڈاکٹر ز ۶۰۷

خبریں

• وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو سے اے۔ این۔ پی کے راہنما خان عبدالولی خان جماعت اسلامی کے امیر قاضی حسین احمد اور پاکستان جمہوری پارٹی کے سربراہ نوابزادہ نصر اللہ نے ملاقات کی۔ اس ملاقات میں سلمان رشدی کے خلاف مظاہروں، سیاسی مفاہمت اور امن و امان کی صورت حال پر تبادلہ خیال کیا گیا

• اسلام آباد میں برطانوی سفارت خانہ کے فرسٹ سیکرٹری ہف ایوانز نے بتایا کہ برطانیہ کی پینگوئن کمپنی نے برطانیہ کے بک سٹالوں سے سلمان رشدی کی کتاب شیطانی آیات کی تمام کاپیاں واپس لے لی ہیں۔ اب اس کتاب کی مزید اشاعت نہیں ہوگی۔

• افغان مجاہدین کے اتحاد کی اعلیٰ ترین قیادت نے ۲۶ رکنی عبوری حکومت کی تجویز پیش کی ہے۔ انجینیر احمد شاہ اس کے سربراہ ہونگے۔ اور یہ کابل میں روسی حمایت سے قائم کٹھ پتلی انتظامیہ کی جگہ لے گی۔ ترجمان نے کہا کہ ایران میں مقیم افغان مجاہدین کو بھی عبوری حکومت میں شامل کیا جائے گا۔

• حالیہ ہنگاموں کے دوران ہونے والے نقصان کا اندازہ قریباً پچاس کروڑ روپے سے زائد لگایا گیا ہے۔ ڈپٹی کمشنر فیصل آباد نے اس سلسلے میں کوائف تیار کر لئے ہیں۔

• پنجاب کے مختلف شہروں میں سلمان رشدی کی کتاب "شیطانی آیات" کے خلاف احتجاجی جلوسوں اور مظاہروں کا سلسلہ جاری ہے۔

• دفتر خارجہ اسلام آباد میں اسلامی ملکوں کے سفیروں کا اجلاس طلب کر رہا ہے جس میں سلمان رشدی کی کتاب "شیطانی آیات" کی اشاعت سے پیدا ہونے والی صورتِ حال پر غور کیا جائے گا۔

• فیصل آباد میں حالات معمولی پر آجانے کے بعد کرفیو کی پابندیاں بالکل ختم کر دی گئی ہیں۔

• صدر غلام اسحٰق اور وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے افغانستان سے تمام روسی فوجوں کی واپسی مکمل ہو جانے کو ایک تاریخی واقعہ قرار دیا ہے۔

صدر غلام اسحٰق نے افغان عوام کو ان کی دلیرانہ جدوجہد پر خراج تحسین پیش کیا نیز انہوں نے کہا کہ اس بات کا سہرا خاص طور پر گوربا چوف کے سر ہے جنہوں نے افغانستان سے روسی فوجوں کی واپسی کا فیصلہ کیا۔

• وفاقی شرعی عدالت کے فل بنچ نے حدود آرڈیننس کے تحت حدود کے مقدمات میں گواہ کے صرف مرد ہونے کی شرط کے خلاف درخواست کی سماعت شروع کر دی ہے

چنیوٹ پل کی بندش کا پروگرام

ایکسین ہائی وے جھنگ کے مطابق ربوہ اور چنیوٹ کے درمیان پل ۲۱ فروری سے ۴ اپریل تک روزانہ صبح ۱۰ بجے سے ۲ بجے تک ٹریفک کے لئے بند رہے گا

ربوہ کا کوڈ نمبر

35460

یاد رکھیں اور خطوط پر ضرور لکھیں ڈاکخانے کو آسانی پہنچائیں تاکہ وہ بھی آپکو آسانی پہنچاتے ہوئے آپ کے خط آپ ہی کو دیں۔ کسی اور کو نہ دے دیں۔

ویسے کبھی کبھی ایسا ہو جائے تو کوئی ایسی بات نہیں۔ یہ امر قابلِ برداشت ہونا چاہیئے۔ ایک دوسرے کی مدد ہی سے زندگی آسان بنائی جاسکتی ہے۔

کیا آپ نے لاہور میں تعلیم حاصل کی ہے؟

وہ تمام احبابِ جماعت جو حصول تعلیم کی غرض سے لاہور میں رہے ہوں یا احمدیہ ہوسٹل یا دار الحمد میں مقیم رہے ہوں۔ احمدیہ انٹر کالجیئیٹ ایسوسی ایشن یا ینگ مینز یا یوتھ آرگنائزیشن سے منسلک رہے ہوں وہ اپنا نام۔ اُس زمانہ کی فوٹو۔ ولدیت۔ خاندان تعلیم۔ موجودہ مکمل پتہ معہ فون نمبر خاکسار کو ۱۰ مارچ ۱۹۸۹ء تک بھجوا دیں۔ احمدی طلباء کی تنظیم کی تاریخ مرتب کرنے کے لئے ان معلومات کی فوری ضرورت ہے

(مبارک محمود پانی پتی
سیکرٹری سوونیئر کمیٹی جماعت احمدیہ لاہور
دار الذکر۔ ۱۱۵۔ اے علامہ اقبال روڈ لاہور)